تاریخ منظوم سلاطین بہمنیہ | تقطیع ۲۲×۱۸ ضخامت ۱۰۰ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت عہ پتہ:- انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی۔

یہ کتاب "تاریخ دکن امجدیہ" مصنفہ ابوالفتح ضیارالدین محمد کے باب چہارم کا جو سلطنت شاہانِ بہمنیہ سے متعلق ہے۔ فارسی سے اردو نظم میں ترجمہ ہے جو برار کے کسی شاعر سہیل نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ ایک مخطوطہ کی شکل میں دکن کالج پوسٹ گریجویٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ پونہ میں محفوظ تھا۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب چغتائی نے اس نسخہ کو جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے ایک اور مخطوطہ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد مرتب کیا ہے اور اس پر ایک مقدمہ بھی لکھا ہے جس میں بانی سلطنت بہمنیہ کے نسب وحسب پر بحث کرکے محمد قاسم فرشتہ کی غلط بیانی کا پردہ چاک کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ علارالدین حسن ایرانی النسل تھا۔ اس موضوع پر ڈاکٹر چغتائی کا ایک مفصل اور محققانہ مضمون برہان میں بھی شائع ہوچکا ہے۔ منظوم ترجمہ کے شروع میں تو علارالدین حسن کے نسب کی نسبت وہی روایت ہے جو فرشتہ سے مروی ہے مگر ص ۲۰ پر دوسری روایت بھی ہے۔ اگرچہ مورخ نے اس کو زیادہ اہمیت نہیں دی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ترجمہ سلطنت بہمنیہ کے متعلق ایک تاریخی سودہ ہونے کے ساتھ گذشتہ صدی کی اردو نظم کا بھی ایک عمدہ نمونہ ہے۔

شرابی اور دیگر افسانے | از ایم اسلم صاحب تقطیع خورد ضخامت ۲۰۷ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت مجلد دو روپیہ پتہ:- نرائن دت سہگل اینڈ سنز بک سیلرز لوہاری گیٹ لاہور

یہ کتاب اردو کے مشہور افسانہ نگار ایم اسلم صاحب کے چودہ مختصر افسانوں کا مجموعہ ہے۔ ایم اسلم صاحب کی تحریر کی خوبی یہ ہے کہ زبان سادہ ہوتی ہے، اندازِ بیان دلکش ہوتا ہے، پلاٹ عموماً غیر فطری باتوں سے پاک ہوتا ہے اور مکالمہ نگاری میں ایک خاص جدت اور ندرت ہوتی ہے۔ یہ خصوصیات ان سب افسانوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے کتاب دلچسپ اور اوقاتِ فرصت میں پڑھنے کے لائق ہے۔

+

(نظرات: بقیہ صفحہ ۱۶۴) اس کا واحد سبب قومی عصبیت و خود غرضی ہے، جب تک پوری ایمانداری اور دیانت کے ساتھ اقوامِ عالم اپنے دلوں کو اس لعنت سے پاک و صاف نہیں کریں گی اور جمہوریت، انسانی ہمدردی، مساواتِ عامہ اور بین الاقوامی اخوت کے جن شاندار الفاظ کو بار بار زبان سے ادا کرکے اپنا پروپگینڈہ کررہی ہیں۔ جب تک یہ قومیں ان الفاظ کی حقیقی مراد کو مخلصانہ طور پر جامۂ عمل نہیں پہنائیں گی۔ انھیں اس مصیبتِ عظمیٰ سے نجات نہیں مل سکتی۔

غنیمت ہے کہ اب برطانوی اربابِ سیاست و قلم بھی اس حقیقت کے اعتراف پر مجبور ہوگئے ہیں چنانچہ جنگ کی تیسری سالگرہ کے موقع پر مسٹر آرتھر مورا ڈیر اسٹیمین نے کلکتہ کے ریڈیو اسٹیشن سے جو تقریر نشر کی تھی اس میں انھوں نے بالکل صاف لفظوں میں کہا "ہٹلر پر فتح پانے اور موجودہ ہندوستانی الجھاؤ کا حل صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مستقبل پر اس زاویۂ نگاہ سے نظر ڈالے کہ تمام انسان خواہ ان کا رنگ نسل اور وطن کچھ ہی ہو آدمی کی حیثیت سے سمجھے جائیں گے، یہ ایک ایسا مستقبل ہوگا جس میں ہم اپنا ذاتی نفع اور مال و متاع کا انبار لگانے کیلئے ایک دوسرے سے جلبِ منفعت کرتے ہوئے شرم محسوس کرینگے۔" (نیشنل کال مورخہ ۵ ستمبر)

غور کیجئے! آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس پہلے عرب کے ایک نبی امی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے آخری خطبہ میں بڑی تاکید سے جو فرمایا تھا "تم سب آدمؑ کے بیٹے ہو اور آدمؑ مٹی سے پیدا کئے گئے تھے" آج دنیا اپنے مصائب سے تنگ آکر پھر کس طرح اُسی فرمانِ حق بنیان کی صداقت کا اعتراف کررہی ہے۔

قارئین کو اخبارات سے اطلاع ہوئی ہوگی کہ ہمارے رفیق کار جناب مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند ۳ ستمبر کو ڈیفنس آف انڈیا رولز کی دفعہ ۱۲۹ کے ماتحت گرفتار کرلئے گئے اس عام گیر و دار کے زمانہ میں اپنے کسی خاص رفیق و عزیز کی نسبت اپنا تاثر ظاہر کرنا ایک طرح کی خود غرضی ہے۔ اس لئے ہم صرف دعا پر اکتفا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو جلد بخیر و خوبی واپس لائے اور حسبِ سابق وہ اس مرتبہ بھی جیل میں تندرست رہ کر تصنیف و تالیف کا کام اطمینان سے جاری رکھ سکیں۔